دِل کی بات

لطافتوں کے بیری، رنگوں، خوشبوؤں اور بہاروں کے بیوپاری، دولتِ دنیا اور وجاہت و عزت کے بھکاری رُوپ دھارنے میں اتارد ہوتے ہیں اور ہر عہد میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ خصوصاً حکمرانوں کے ماحول پر حیوانوں کی یہ جنس ارزاں اپنے "فنِ تملّق" کی بدولت حاوی ہوتی ہے اور یہ جنس محل سراؤں میں بھی دخیل ہوتی ہے ان کا وجود مفادات کی بقا سے قائم و دائم رہتا ہے۔ مفادات مر جائیں تو یہ بھی دم توڑ دیتے ہیں —— تاریخ کا یہ ہولناک حادثہ ہے کہ یہ عجمی گروہ ہمیشہ مسلمان حکمرانوں کے عقب میں جلو میں یا تعاقب میں رہا ہے اور جتنے مسلم حکمران موت کی وادی میں اُتر گئے اور جتنی مسلم ریاستیں فنا کے گھاٹ اتاری گئیں وہ سب کی سب "سازشِ عجم" کے "تریاق" کے مثبت اثر کے نتائج تھے —— پاکستان کی حیاتِ ناپائیدار کا المیہ بھی اس سے مختلف نہیں پاکستان کے وجود کو ملکی زادوں اور یہودیوں کی بلی بھگت کا گھن شروع دن سے ہی لگ چکا تھا۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ حضرت علامہ اقبال اور قائدِ اعظم کی کاوشِ گل رنگ پاکستان کو برس ہا برس تک زمینِ بے آئین رکھا گیا —— پاکستان کو سیکولر سٹیٹ بنانے کے لیے بنگال اور سندھ کے ہندوؤں کو سیاسی رشوتیں دے کر توانا کیا گیا انہیں مٹکایا گیا ان کے سُوکھے اور کانٹا حلق کو مفادات کے منبع سے تر کیا گیا۔ پنجاب، سندھ، بلوچستان اور سرحد میں بیٹھ کر بڑی بڑی جاگیروں، کارخانوں اور ملوں پر قبضہ جما کر لکھنؤ دلی دکن کی میراثوں کی یاد میں آنسو بہانے والوں کو بیوروکریسی کا ستون بنایا گیا۔

ان بدکاروں کے لسانی تعصب، تہذیبی نشیب فراز اور نمرودی اختیارات نے پورے ملک میں انسانوں کو بانٹ کر رکھ دیا اور ان ڈبل کراس ایجنٹوں نے ہندوؤں کی یہ بات سرزمینِ پاکستان میں نتیجہ خیز ثابت کر دی کہ جو ملک نفرت کی آگ سلگا کر تقسیم کے عمل سے قائم ہوا ہو۔ اس ملک میں یہ عمل ہمیشہ جاری رہتا ہے۔

ان عجمی درندوں نے دسمبر سنہ ۷۱ء میں پاکستان کو دولخت کیا اور ٹھیک ۲۵ برس کے بعد وہی نفرت، عداوت، بغض انتقام اور تعصبات نے سراج الدولہ کی سرزمین پھر سے کانگریسی ناگن اندرا گاندھی کے چرنوں سے چھوا دی۔

بنگال کے حالات اور سندھ کے حالات میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہے وہاں بھی ہندو نے ہی بنگلہ قومیت کا پرچار کیا۔ سندھ کے ہندو نے بھی سندھی قومیت کا نعرہ بلند کیا۔

۱۸۸۰ —— ۱۹۲۱ —— ۱۹۳۰ —— اور ۱۹۴۷ء میں سندھ آنے والے پنجابی مسلمانوں کو خبر کیا ہوتی

کہا گیا ـــــ اور سندھی مسلمان اور سندھی ہندو بھائی بھائی بن گئے۔ بالکل بنگال کی طرح ـــــ بھٹو صاحب کے دورِ اقتدار میں اس کا پہلا تجربہ کیا گیا۔ ہزاروں پنجابی مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ پھینکا گیا۔ ہزاروں پنجابی سندھ کی سکونت چھوڑ کر صادق آباد، رحیم یار خاں ملتان ساہیوال اور فیصل آباد میں آباد ہوئے حالانکہ وہ جمہوری دَور تھا اور بھٹو صاحب غریب عوام کے زبردست خیر خواہ بن کے اُبھرے تھے مگر شاید پنجابی مہاجر غریب عوام میں شامل نہ ہو سکے۔ ضیاء الحق مرحوم و مغفور کے ۱۱ سالہ دَور کی مذمت کرنیوالی موجودہ حکومت نے اعتراف کر لیا ہے کہ سندھ کے حالات ان کے بس میں نہیں رہے۔ یہ بڑی غور طلب بات ہے کہ سندھ میں پی پی پی کی حکومت جتنی مضبوط ہے اتنی مرکز میں بھی نہیں ـــــ اور یہ سندھی وہی سندھی ہے جو ضیاء الحق کو صرف اس لئے گالی دیتا تھا کہ ضیاء الحق پنجابی ہے اور اس نے ایک سندھی کو پھانسی پر لٹکا دیا ہے اور اسی لئے سندھی پنجابی سے نفرت کرتا ہے اور اسکی نفرت اب حقوق و مراعات کی تکمیل سے ختم نہیں کی جاسکتی بلکہ انتقام، عداوت، اور نفرت کی یہ آگ ان کی پسند کے مطابق ہی بُجھائی جاسکتی ہے ـــــ ان کی پسند کیا ہے وہی جو محترمہ بے نظیر زرداری فرماتی ہیں ـــــ وہ کیا فرماتی ہیں۔ یہ بات نہ پہلے ڈھکی چھُپی تھی اور نہ اب ـــــ ان کے شہنشاہی اقتدار کے قومی اخبارات کی شہ سُرخیاں غیر ملکی انٹرویوز خصُوصاً ترکی سے جاری ہونے والے بیانات اور پاکستان میں اِداروں شعبوں کی اُٹھا پٹخ ایک نظر میں دیکھیں تو یہ بات مزید روشن ہو جاتی ہے کہ وزیر اعظم صاحبہ اپنے والدِ ماجد کے عہد کو واپس لانا چاہتی ہیں اور اس راستے میں جتنی بھی رکاوٹیں ہیں مثلاً مسئلہ افغانستان، نفاذِ اسلام، مرزائیت کا مسئلہ، روافض کا مسئلہ، دینی اقدار کا احیاء، عورت کا دائرہ کار حدود و قصاص اور دیت کا مسئلہ، اور ضیاء دَور کی اصلاحات ـــــ وہ ان سب کو اندرونی اور بیرونی وسائل و ذرائع سے مٹا ڈالنا چاہتی ہیں تاکہ پاکستان سیکولر اسٹیٹ کے طور پر دنیا کے نقشے پر اُبھارا جا سکے اور اگر پُورا پاکستان ان کے خواب کی تعبیر نہ بن سکے تو کم سے کم سندھ تو قبضے میں ہے وہاں ہندو ان سے راضی ہے۔ اس سلسلہ میں انہیں اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کہ عوام کو پانی، بجلی، اجناس، خوراک، لباس، علاج تعلیم رسل و رسائل مواصلات کی سہولتیں ملتی ہیں یا نہیں ـــــ ملتی ہیں تو سستی ہیں کہ مہنگی ہیں۔ ان پر تو ضیاء الحق اور مذہبی عناصر مسلط ہیں اور وہ بہر نوع اس تسلط کو فضاءِ ہستی سے محو کرنے پر تُلی بیٹھی ہیں ـــــ اس سلسلہ میں سب سے بڑا حادثہ یہ ہے کہ پاکستان کے ہندو رافضی، مرزائی اور امریکہ کے یہودی وزیر اعظم صاحبہ کے زبردست حامی ہیں جس سے پی پی پی کی منزلِ مراد واضح اور روشن ہو جاتی ہے کہ یہ لوگ بقار کے مسافر نہیں،